تبصرے:

۱ - "صحیح اردو"

از جناب مجید احمد اثر زبیری لکھنوی

افادات: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

("صحیح اردو" پر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی تصریحات افادۂ عام کی غرض سے پیش کی جاتی ھیں)۔

صفحہ ۵۔ الف : "مناظرہ" و "مباھلہ" —— چوتھے حرف پر "زبر" ھی صحیح ھے۔ زیر صحیح نہیں، کیونکہ یہ مفاعلت کے وزن پر ھے۔

" : آزْبِک —— آزْبیک صحیح ھے — ب پر پیش غلط ھے۔

" : رَفو —— را، کے زبر کے ساتھ صحیح ھے۔ پیش کے ساتھ صحیح نہیں۔

صفحہ ۶ - : مناظرہ، مقابلہ —— چھوتے حرف پر "زبر" ھی صحیح ھے۔ (صفحہ ۵ الف میں بھی ھے)

"بھولا بھالا"، "بھولی بھالی" ھی صحیح ھے۔ آپ نے بھولا کے معنی سیدھا "سادا" لکھا ھے تو "سادا" صحیح نہیں۔ "سادہ" چاھیے۔

صفحہ ۶ - : "گھما گھمی" ھی صحیح ھے۔

صفحہ ۶ - الف: "تک" اور "تلک" پر پنڈت کیفی نے "کیفیہ" میں بحث کی ھے۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔

صفحہ ۷ - : "مملکت" —— پہلے "م" پر زبر ھے اور "لام" پر (عربی میں) پیش، زبر اور زیر تینوں صحیح ھیں۔

" : "ھرقل" —— "ھِرَقْل"، "ھِرَقِل" دونوں صحیح ھیں۔

" : بحرین —— صفحہ ۳ پر بھی آچکا ھے۔

صفحہ ۸ ۔ : اسلحہ ——سِلاح کی جمع ہے۔ "سلم" کی نہیں —— "اسلم" لام کے زیر کے ساتھ صحیح ہے لیکن یہ "اقربا"، "اولیاء" کے وزن پر نہیں ہے۔ بلکہ اَفْعِلَۃ کے وزن پر ہے۔

" : "دیوارِ قہقہہ" پر بحث کرنے کی یہاں کوئی ضرورت نہیں۔

" : "غلط العام صحیح" میں نے اپنے بزرگوں سے سُنا ہے۔ "غلط العام (العوام) فصیح" نہیں سُنا۔

صفحہ ۹۔ : ھمہ شما —— اس کا تجزیہ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔
" "ھمہ شما" میں نے اپنے اُستادوں سے کبھی نہیں
" سُنا۔ لیکن "ھمہ" (سب) اور شما (آپ بھی)
" کہنے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

صفحہ ۱۱۔ "نکتۂ خیال" آپ نے لکھا ہے لیکن میں نے آپ کا یہ لفظ کہیں دیکھا نہیں۔ "نقطۂ نظر" تو استعمال ہوتا ہے۔

" : "فارغ خطی" —— الگ الگ لکھنا چاہیے۔ ملا کر لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

صفحہ ۱۲۔ : "مُتّحدہ" میں آپ نے "حاء" کو "زیر" کے ساتھ لکھا ہے لیکن جب "متفق" کے وزن پر ہے تو مُتّحَدہ (حاء کے زبر کے ساتھ) چاہیے۔

: "روح و رواں —— اس کے متعلق استاذی مولانا احسن مارہروی مرحوم نے علی گڑھ انٹرمیڈئیٹ کالج میگزین بابت (اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء) میں لکھا ہے:۔ "آج کل

عمرِ رواں اور آبِ رواں کی طرح روحِ رواں کی ترکیب بھی بکثرت تحریروں میں دیکھی جاتی ہے۔ میری تحقیق میں "روح" نہ "عمر" کی مترادف ہے، نہ وہ ہروقت "پانی" یا "عمر" کی طرح رواں رہتی ہے، بلکہ اس کی روانی کا اطلاق صرف مرنے پر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ "روح و رواں"، عطف (و) تفسیری کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ جیسے رنج و غم، عیش و نشاط وغیرہ۔"

صفحہ ۱۳- : "دِرا" آپ نے زیر کے ساتھ لکھا ہے لیکن Steingass نے بھی زبر کے ساتھ لکھا ہے۔

صفحہ ۱۴- : "وَرَثہ"، عربی میں نہیں ہے۔ لیکن بعض لغات میں ملتا ہے۔

صفحہ ۱۹- : "غُیور" — پیش کے ساتھ غلط ہے۔ "غ" پر زبر چاہیے — "غفور" کے وزن پر ہے۔

صفحہ ۲۰- : "گذشتہ" — ڈاکٹر عبدالستار صدیقی مرحوم (دیباچۂ مکاتیبِ غالب - عرشی- ص ۲۲۳) لکھتے ہیں کہ "گذشتن، گذاشتن، پذیرفتن - یہ سب "ذ" سے ہیں۔ البتہ "گزاردن" "زے" سے صحیح ہے۔ مرزا غالب نے پہلے نادانی سے، پھر سخن پروری اور سینہ زوری سے "ذال" کو فارسی سے خارج کرنے کی کوشش کی۔ اردو میں یہ لفظ "زے" سے لکھیے تو مضائقہ نہیں۔ مگر فارسی میں "ذال" لکھنا ضروری ہے"۔

" : "مُحاکات" آپ نے "م" پر زبر لکھنے پر زور دیا ہے جو غلط ہے۔ "پیش" ہی صحیح ہے۔ "مراعات" اور "مساوات" میں بھی "م" پر پیش چاہیے۔

صفحہ ۲۱- : "سہولت" کے ضمن میں صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ "س" پر پیش صحیح ہے۔

صفحہ ۲۲- : سنہرا "موقعہ" — "موقع" صحیح ہے۔ "موقعہ" صحیح نہیں۔

صفحہ ۲۳- : "مجریہ" کے معنی جاری کردہ، اسم مفعول ہے۔ بر وزن مرضیّہ (اجراء کی مفعولی شکل نہیں ہے)۔

" : "غُلغلہ" — آپ نے "غ" پر پیش فرمایا ہے، حالانکہ عربی میں یہ "زلزلہ" کے وزن پر ہے۔ آپ نے بلاوجہ اس کا مخرج "غُل" فرما دیا ہے۔ کوئی سند؟

" : "تَرجَمَہ" — اس میں "جیم" پر زبر چاہیے اور "زلزلہ" کے وزن پر ہے۔ آپ نے جو تشریح فرمائی ہے وہ صحیح نہیں۔

صفحہ ۲۶- : "خواہ مخوہ" — آپ نے "خواہ نخواہ" کو غلط کہا ہے۔ لیکن وہ فارسی میں آتا ہے۔ دیکھیں Steingass ۔

صفحہ ۲۶- : خود رو — آپ نے "را" پر زبر کو صحیح فرمایا ہے لیکن "زبر" تو اسی وقت صحیح ہوگا جب کہ اسے "رفتن" سے مشتق کیا جائے۔ لیکن اگر "روئیدن" (آگنا) سے مشتق ہو تو پھر "را" پر پیش ہوگا۔ اور یہی صحیح ہے۔

صفحہ ۲۹- : "منشاء دلی" ۔ اس کو حذف کردیں۔ اس میں جو تشریح ہے وہ صحیح نہیں۔

صفحہ ۳۲- : معرض وجود ۔ آپ نے "را" پر زبر لکھا ہے جو غلط ہے۔ "زیر لکھنا چاہیے کہ یہ باب ضرب یضرب سے ہے۔

صفحہ ۳۴ : "متنازعہ" - آپ نے "ز" میں کسرہ دیا ہے ۔ کیوں؟ (بہتر یہی ہے کہ اس پر بحث کو خارج کردیا جائے کہ غیر ضروری ہے) ۔

صفحہ ۳۵ : "نَوربس" کہیں نہیں سنا - شاید آپ نے سنا ہوگا ۔

صفحہ ۳۵ : "مخاصمت" - آپ نے "ص" میں کسرہ لکھنا صحیح کہا ہے ، حالانکہ فتحہ چاہیے ۔ بروزن مُفَاعَلَہ ۔

صفحہ ۳۵ : "متزلزل" - آپ نے دوسرے "زا" میں کسرہ لکھا ہے - وہ صحیح نہیں - فتحہ چاہیے ۔

صفحہ ۳۶ : "مصاحبت" - حضور والا - آپ نے مفاعلہ کی ہر جگہ مرمت کی ہے - یہاں "حاء" پر "زبر" صحیح ہے - زیر (کسرہ) غلط ہے ۔

صفحہ ۳۶ : مرنجان و مرنج - عطف نہ ہو تو کیا حرج ہے؟

صفحہ ۳۸ : خاطر و مدارت - آپ نے "عطف" کو ضرروری قرار دیا ہے - لیکن "خاطر" جب اردو معنی میں مستعمل ہو تو پھر "عطف" کس طرح صحیح ہوگا ؟

صفحہ ۳۹ : زُمُرّد - لیکن صحیح ہجے اس طرح ہیں : Zumurrud اردو والوں پر زیادہ سختی نہ فرمائیے ۔

صفحہ ۴۰ : عروس - "ع" کے زبر کو آپ نے غلط کہا ہے حالانکہ زبر ہی صحیح ہے - "بشارت" میں "ب" میں فتحہ اور کسرہ دونوں ہیں ۔

صفحہ ۴۳ - "مملکت" - اس کی تشریح صفحہ ۷ پر آچکی ہے - "ماخذ" کی تشریح صحیح نہیں - "ماخذ" کے معنی "اخذ" کی جگہ ۔

" "مراسلت" کے "س" میں کسرہ غلط ہے۔ فتحہ صحیح ہے۔

صفحہ ۴۶ : "مورَد"۔ "ار" پر فتحہ صحیح نہیں۔ کسرہ چاہیے۔ بروزن "مسجد"

"مراعات"۔ "م" پر زبر صحیح نہیں۔ پیش چاہیے۔ آپ نے جو تشریح فرمائی ہے وہ صحیح نہیں۔

صفحہ ۴۸ : "اثبات"۔ اس کی تشریح صفحہ ۲۵ میں آچکی ہے۔ آپ ہی نے فرمائی ہے۔

" "متخادعین"۔ اردو میں مستعمل نہیں۔ اس لیے حذف کردیں۔

صفحہ ۴۹ : "منزج"۔ کمال کردیا آپ نے۔ حضور والا یہ لفظ "مُنضبِج" ہے۔

" سیدھا "سادا"۔ اس کی تشریح میں آپ خود لکھ رہے ہیں کہ "سادہ جس میں بناوٹ نہ ہو"۔ پھر سادا کیوں؟

صفحہ ۵۱ : من گڑھت۔ من گھڑت۔ حضرت والا کی بحث صرف اس بات سے ختم ہو جاتی ہے کہ دھلی میں "گھڑنا" بولتے ہیں اور لکھنؤ میں "گڑھنا"۔ اب آپ جیسا فرمائیں۔

صفحہ ۵۲ : "افراتفری"۔ یہ دراصل افراط و تفریط سے بنا ہے۔ اس لیے مزید بحث کی ضرورت نہیں۔

" "مضافات"۔ "م" پر پیش ہے۔ زبر نہ لکھیے۔

صفحہ ۵۳ : یہاں بھی "مطالبات" میں "ل" پر زبر لکھیے۔ "تقاضا" بھی لکھیے۔ "تقاضہ" نہ لکھیے۔

صفحہ ۵۳ : چاق و چوبند۔ "چاک و چوبند" کوئی نہیں لکھتا۔ بعض لوگ بلکہ سندھ اور پنجاب کے لوگ "ق" کو "ک" ادا کرتے ہیں۔

" "مذاکرت"۔ "ک" پر فتحہ لکھیے۔

صفحہ ۵۶ : مواصلات۔ "م" پر پیش اور "ص" پر زبر لکھیے۔

" "حماقتیں،" "جہالتیں" کے متعلق ارشاد ہے کہ ان کے چوتھے حرف کو ساکن نہ پڑھیں بلکہ "زبر" لگائیں۔ بات تو صحیح ہے لیکن یہ گرفت صحیح نہیں۔ ورنہ پھر قیمتی ("م" پر زبر) "ریشمی" ("ش" پر زبر) وغیرہ بولنا پڑے گا۔

" آپ نے لکھا ہے کہ "تضیع اوقات" لکھو، تضی اوقات نہ لکھو۔ اگر عوام نے "تضی" کہہ دیا تو آپ نے اعتراض فرما دیا لیکن آپ نے جو "تضیع" لکھا ہے وہ بھی تو صحیح نہیں۔ "تضییع" (دو ی) چاہیے۔

" "قلم" پر بحث ہے کہ وہ "اپنی ذات میں واحد و یکتا

" ہے"۔ آپ کا ارشاد ہے کہ وہ واحد مذکر ہے کہ شیراں، ہاتھیاں وغیرہ کی طرح اس کی جمع نہیں ہوتی۔ حضرت کے پیش نظر "دکنی اردو" نہیں ہے ورنہ اس میں ایسی جمع بہت ہے، پھر دہلی اور لکھنؤ میں "قلم" کئی معنی میں مونث بھی ہے۔ صرف "نور اللغات" ملاحظہ فرما لیں۔

صفحہ ۵۷ : "اسکول" "اسٹول" والی بحث کسی طرح بھی مفید نہیں۔ یہ مقامی لب و لہجہ ہے۔ اسے کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔

صفحہ ۵۹ : آپ نے "جم غفیر" کو غلط کہا ہے۔ حالانکہ وہی صحیح ہے۔ کسی اچھی لغت کو ملاحظہ فرمائیں؛

" "رسل و رسائل" حذف فرمادیں - ضرورت نہیں -

صفحہ ۶۵ : مَلِکہ - لیکن ملکہ (دسترس اور کمال کے معنی میں)- کے "م ل ک" تینوں ابتدائی حروف پر فتح ہے اور بادشاہ کی زوجہ کے معنی میں "لام"مکسور ہے -

صفحہ ۶۶ : "موازنہ" میں "زا" مفتوح ہے - مکسور نہیں -

" نجات میں نون مفتوح ہے - مکسور نہیں -

" "چودھری" اور "چوھدری" کے سلسلے میں " قیاس" صحیح نہیں ہے - یہ لفظ دونوں طریقے پر صحیح ہے -

" الف - "تودے" کی تشریح عجیب ہے - دھلی اور لکھنؤ میں تو سنا نہیں -

صفحہ ۶۷ : "طَلَبا" کو صحیح فرمایا ہے - در اصل " طالب" کی جمع "طَلَبہ" ہے - برصغیر میں "طلبا" کہنے لگے ہیں -

" "پتہ نہیں" پر اعتراض صحیح ہے - لیکن آپ نے "پتہ" بھی

" لکھا ہے اور "پتا" بھی لکھا ہے - "الف" کے ساتھ چاہیے -

صفحہ ۷۲ : "بے پرواہ" نہیں - "بے پروا" لکھیں " فتبارك الله احسن الخالقین" (آیت) پر بھی نظر رکھیں (سطر ۲) -

صفحہ ۷۳ : سطر ۱۰ - "تماشہ" نہیں ، "تماشا" صحیح ہے -

صفحہ ۷۴ : "تک" - "تلک" کی بحث صفحہ ۹- الف میں آچکی ہے -

صفحہ ۷۵ : اگلا - " غالب " نے صحیح کہا ہے کہ :-

"اگلے" وقتوں کے ہیں یہ لوگ ، انہیں کچھ نہ کہو -

صفحہ ۷۹ : "مت" اور "نہیں" پر بھی "کیفیہ" میں بحث ملتی ہے -

صفحہ ۸۱ : "حماقتیں" - صفحہ ۵۶ پر بھی آچکی ہیں -

صفحہ ۸۳ : " میرآت" کا وزن آپ نے "شرکت" بتایا ہے - ایسا نہیں

ہے بلکہ اس کا صحیح تلفظ مِرآۃ ہے۔ اسی سے انگریزی میں (mirror) بنا ہے۔

صفحہ ۸۵ : "مرادف" اور "مترادف" پر بھی عمدہ بحث "کیفیہ" میں ہے۔

صفحہ ۸۶ : "جہاز"۔ "جہیز"۔ دراصل "جہاز" سے امالہ کر کے "جہیز" بنایا گیا۔ Support۔

صفحہ ۸۹ : غنا (بفتح "غین") عربی میں مالداری کے معنی میں ہے اور غنا (بکسرہ غین) راگ گیت کے معنی میں ہے۔

صفحہ ۹۱ : "مہدی" (بفتح "میم")، اسم "مفعول" ہے۔ یعنی ہدایت یافتہ۔

صفحہ ۹۲ : "مکاتیب"، "مکتوب" کی جمع ہے۔ اس کی تشریح صحیح نہیں فرمائی۔

صفحہ ۹۳ : سطر ۵۔ "اسطلاحی" آپ نے لکھا ہے، کیا معنی؟
" سطر ۱۱۔ "عدم واقعیت" مزاح میں نہیں، یعنی کیوں؟

صفحہ ۹۴ : "راطب" نہیں، "راتب" صحیح ہے یعنی روز کی خوراک۔
" سطر ۱۹۔ شکر ہے یہاں آپ نے "سلاح" کی جمع "اسلحہ" لکھا ہے۔ صفحہ ۸ میں آپ نے "سلح" کی جمع "اسلحہ" لکھا تھا۔ لیکن پھر یہی عرض ہے کہ سلاح کے "س" پر زبر نہیں ہے بلکہ زیر ہے۔

صفحہ ۹۷ : "تامل۔ تعمل" حذف فرمادیں۔

صفحہ ۹۹ : موجز کی تشریح غلط ہے۔ یہ "ایجاز" سے ہے۔ (مختصر ہونے کے معنی میں)۔

صفحہ ۹۰ : "نزافت" لفظ کوئی نہیں ہوتا۔ "نظافت لکھنا چاہیے۔

صفحہ ۱۰۱ : "انزلنا"۔ "نزّلنا"، اردو میں مستعمل نہیں۔

صفحہ ۱۰۳ : عَرَق ۔ عِرَق ، کی بحث حذف کردیں ۔ بات لمبی ہو جائے گی ۔

صفحہ ۱۰۶ : "ماثر" : "ماثور"کی جمع نہیں بلکہ ماثرہ کی جمع ہے ۔

صفحہ ۱۰۹ : سطر ۱۹ ۔ "بہ عینہی"کوئی لفظ نہیں ۔ "بعینہٖ" چاہیے ۔

صفحہ ۱۱۲ : "آصف" کے "ص" میں زیر نہیں ، زبر ہے ۔

" ملکہ کی بحث صفحہ ٦۵ میں آچکی ہے اور تصحیح بھی کردی گئی ہے ۔ بقیہ صفحات میں بھی بہت غلطیاں ہیں ۔

غلام مصطفیٰ خاں

۴۔ مجلہ "کتاب شناسی"

٦۹ ، ماڈل ٹاؤن ، ھمک ، سہالہ روڈ ، اسلام آباد ۔

مرتبین شمارہ اول (۱۹۸٦ء) : اختر راھی و عارف نوشاھی ،

شمارہ دوم (۱۹۸۸ء) : سیدعارف نوشاھی اور ڈاکٹر گوھر نوشاھی ۔

شمارہ سوم (۱۹۸۹ء) : سید عارف نوشاھی ۔

مبصر : نجم الاسلام

اس مجلے کے تین شمارے اب تک نکلے ھیں اور تینوں اعلیٰ معیار کے حامل ھیں ۔ مجلے کے مجموعی مزاج اور مقاصد کے پیشِ نظر یہ خیال کرنا بے جا نہ ھوگا کہ سید عارف نوشاھی اس مجلے کی ترتیب و ادارت میں شریکِ غالب کی حیثیت رکھتے ھیں اور کتاب شناسی کی پسندیدہ تشریح غالباً مدیر موصوف ھی کے قلم سے ہے جو شمارۂ اول کے "طلوع" (اداریہ) میں یوں ملتی ہے :

" ایک طرف تو مختلف قسم کے خطوط کا مطالعہ ، املاء کے اسالیب کی تشخیص ، کاغذ کی پہچان ، قلم تراشی اور روشنائی کی تیاری کے رموز و اسرار اور دوسری